جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے صداقت نے کبھی شکست نہیں کھائی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد فضل لندن)

(خلاصہ خطبہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

انفلوائنزا کی تکلیف ابھی دور نہیں ہوئی اور نہ تا حال اس مرض کی کوئی دوا ایجاد ہوئی ہے کسی قدر افاقہ کے باوجود تکلیف کا احساس اب بھی ہے۔ آپ کو آپ کے ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلانی تھی اس لئے تکلیف کے باوجود یاد دہانی کرانے آ گیا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گوٹن برگ میں جو مسجد بن رہی ہے اس کے اخراجات کا اکثر بار آپ کے کندھوں پر ہے۔ اس کے لئے انگلستان کی جماعتوں کو ستّر اسّی ہزار پاؤنڈ اپنے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں سے ادا کرنے پڑیں گے۔ اس فنڈ میں آپ نے جو وعدے کئے ہیں ان کے لحاظ سے یہ رقم زیادہ نہیں ہے اور بآسانی ادا ہو سکتی ہے کیونکہ آپ کے وعدوں کی کل مقدار دس لاکھ پاؤنڈ ہے۔ یہ وعدے قریباً پانچ پانچ لاکھ کے دو حصوں میں منقسم ہیں۔ اپنے ایک حصہ کے وعدوں میں سے جو رقم پہلے دو سال میں آپ نے ادا کرنی ہے وہ اسّی ہزار پاؤنڈ ہے یہ دو سال مارچ ۱۹۷۶ء میں پورے ہو رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسّی ہزار پاؤنڈ مارچ ۱۹۷۶ء سے پہلے پہلے ادا ہو جانے چاہئیں۔

مسجد گوٹن برگ کی تعمیر کے لئے جو رقوم درکار ہوں گی اور جس طرح انہیں خرچ کیا جائے

گا اُس کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تعمیر کے سلسلہ میں ٹھیکیدار سے جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رُو سے اُس نے مسجد کی تعمیر جولائی ۱۹۷۶ء میں مکمل کرنی ہے۔ اسے اخراجات کی رقم جولائی ۱۹۷۶ء تک قسط وار ادا کی جائے گی۔ اخراجات کا ایک چھوٹا حصہ سیکنڈے نیویا کی جماعتہائے احمدیہ ادا کریں گی کیونکہ وہ ابھی اتنی استطاعت نہیں رکھتیں کہ زیادہ مالی بوجھ برداشت کرسکیں۔ اسی طرح امریکہ کی جماعتہائے احمدیہ ۲۵ ہزار پاؤنڈ ادا کریں گی۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اخراجات کا ایک بہت بڑا حصہ آپ ہی کو ادا کرنا ہوگا۔ اس خیال سے کہ آپ مارچ ۱۹۷۶ء تک اپنے دوسال کا چندہ جو اسّی ہزار پاؤنڈ بنتا ہے ادا کرنے میں سستی سے کام نہ لیں اور آپ کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ میں آج تکلیف کے باوجود خطبہ پڑھنے آ گیا ہوں۔ صدسالہ جوبلی فنڈ میں آپ کے وعدوں کا دوسرا حصہ جو پہلے حصہ کی طرح قریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ پر مشتمل ہے اُس کی ایک لاکھ پچیس ہزار پاؤنڈ کی پہلی قسط کی ادائیگی ۱۹۷۷ء میں ہوگی۔ اس کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ اس سے ناروے میں مسجد تعمیر کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے گوٹن برگ کی مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ایک اور اہم کام انجام دینے کا بھی ذکر فرمایا۔ چنانچہ فرمایا جب آپ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذمّہ داری ادا کر دیں گے تو پھر انگلستان کے مشن کو جو یورپ میں ایک مرکزی مشن کی حیثیت رکھتا ہے مضبوط کرنے کا کام کیا جائے گا اس سلسلہ میں متعدد منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا ہوگا۔

حضور نے اس اہم کام کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جب انسان اندھیرے میں ہوتا ہے اور اسے مستقبل کا کچھ علم نہیں ہوتا وہ ایسی بات سُجھا دیتا ہے جو بظاہر تو اہم معلوم نہیں دیتی لیکن جب اندھیرا دور ہوتا ہے اور مستقبل حال میں تبدیل ہوتا ہے تو اُس وقت پتہ لگتا ہے کہ ایسا کیوں ضروری تھا۔ میں نے چند سال بیشتر کہا تھا کہ ہمیں دو تین اعلیٰ درجہ کے پریس مختلف ملکوں میں لگانا ہوں گے تاکہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کی طباعت ہو سکے اور ایسے رسالے شائع کئے جاسکیں جو جھوٹے اور بے بنیاد الزامات یا اعتراضات کی تردید یا لوگوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ پر مشتمل ہوں۔ اگر دوسروں کی طرف سے

غلط اور جھوٹے اعتراضات نہ کئے جائیں تو ہمیں ایسے رسالے لکھنے اور شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا اصل کام تو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کو پیش کرنا ہے۔ ہمارے اور حقیقی اسلام کے خلاف غلط اعتراضات شائع کر کر کے ہمیں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم ایسے رسالے بھی لکھیں۔

دراصل دنیا دو حصوں میں بٹ گئی ہے ایک تو وہ لوگ ہیں جن کا انحصار صداقت پر ہے اور ایک وہ لوگ ہیں جن کا انحصار بہت حد تک جھوٹ پر ہے۔ جب یہ مؤخر الذکر لوگ جھوٹ پر انحصار کرتے ہوئے ہمارے خلاف سراسر جھوٹی باتیں شائع کرتے ہیں تو پھر ہمیں بہ امر مجبوری ان کی تردید میں رسالے شائع کرنے پڑتے ہیں۔ ہمیں اس کام میں گھسیٹا جاتا ہے ورنہ ہمارا اصل کام یہ نہیں ہے۔ ہمارا اصل کام تو براہ راست صداقت کو پیش کرنا ہے۔ ویسے اس جھوٹے پراپیگنڈے سے ہم قطعاً ہراساں نہیں ہوتے کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے صداقت نے کبھی شکست نہیں کھائی۔ سچ ہی ہمیشہ کامیاب ہوا ہے اور ہمیشہ جھوٹ نے ہی بالآخر شکست کھائی ہے۔ ایسے لوگ جو جھوٹی باتیں پھیلاتے اور جھوٹ کی اشاعت کرتے ہیں ان کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ کتابچے اور رسالے شائع کر کے ان کی غلط فہمیوں کو دور کیا جائے اور انہیں خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لایا جائے۔ بہر حال قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے دو یا تین پریسوں کا ہونا از بس ضروری ہے اور بعد کے حالات نے ان کی ضرورت کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔

یورپ میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز کرنے کے سلسلہ میں بعض اور ضروری اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے پروگرام بنایا ہے کہ آئندہ پندرہ سال میں پانچ نئی مسجدیں یورپ کے مختلف ملکوں میں بنائی جائیں۔ ایک مسجد اٹلی کے اُس حصہ میں تعمیر کرنے کا ارادہ ہے جو یوگوسلاویہ کے قریب ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا امیچور ریڈیو کلبز (Immature Radio Clubs) کا قیام اور دنیا بھر کے احمدیہ مشنوں میں ٹیلیکس کے نظام کا قیام بھی ضروری ہے تاکہ مشنوں کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم ہو اور ایک دوسرے کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ضروری معلومات بہم پہنچائی جا سکیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام کی ترقی کے سامان کرتا ہے اور اسے کامیابیاں عطا فرماتا ہے لیکن ان کی خوشخبری

دوسرے مشنوں کو بہت دیر سے ملتی ہے۔ اگر ٹیلیکس کے ذریعہ مشنوں کا باہم رابطہ قائم ہو تو ایسی اطلاعات انہیں فوری طور پر مل سکتی ہیں اور وہ نزولِ افضال الٰہی پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر بجالا سکتے ہیں۔

حضور نے احبابِ انگلستان کو فی الوقت ان کا سب سے اہم اور مقدم فرض پھر یاد دلاتے ہوئے فرمایا اس وقت نمبر ایک کام آپ کے سامنے یہ ہے کہ آپ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنے وعدوں میں سے مارچ یا حد اپریل ۱۹۷۶ء تک پچھتّر یا اسّی ہزار پاؤنڈ کی رقم ادا کرنی ہے۔ گوٹن برگ میں مسجد کی تعمیر شروع کرنے کے لئے وہاں فوری طور پر رقم بھیجنے کی ضرورت ہے۔ پہلے سے جمع شدہ رقوم میں سے بیس ہزار پاؤنڈ کی رقم تو اس ہفتہ وہاں بھیج دی جائے گی۔ مزید بیس ہزار پاؤنڈ دسمبر میں بھیجنا ہوں گے۔ اسی طرح وہاں قسط وار رقوم بھجوائی جائیں گی۔ کنٹریکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اخراجات کی کل رقم بنک میں جمع کرادی جائے تاکہ وہ تعمیر شروع کرسکے۔ اس پر میں نے اُسے کہا کیا میری زبان ضمانت کے طور پر کافی نہیں ہے؟ رقم کی تم پرواہ نہ کرو وہ حسب ضرورت ساتھ کے ساتھ ہم مہیّا کرتے رہیں گے۔ اس پر اس نے کہا آپ کی زبان میرے لئے کافی ہے مجھے اور کسی ضمانت کی ضرورت نہیں۔ جب جماعت کا خلیفہ وہاں زبان دے کر آیا ہے تو کیا آپ اس کا پاس نہ کریں گے اور چندوں سے متعلق اپنے وعدے بروقت پورے نہیں کریں گے؟ (اس پر سب احباب نے جو خطبہ سننے میں ہمہ تن محو تھے یک زبان ہوکر خطبہ کے پیش نظر کسی قدر دھیمے لہجے میں بے ساختہ کہا کہ انشاءاللہ ضرور پورا کریں گے)۔

اسی ضمن میں دوسرے اہم کام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا دوسرے نمبر پر خود اس مشن کو وسعت دینے اور اسے اور زیادہ مضبوط بنانے کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں دن بدن وسعت پیدا کر رہا ہے۔ جب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے (احباب چوہدری صاحب کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کریں وہ مالی قربانیوں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں) موجودہ مشن ہاؤس اور اس سے ملحق ''محمود ہال'' تعمیر کروانا شروع کیا تو تعمیر کردہ ہال کو اس وقت کی ضرورت سے زیادہ بڑا اور وسیع خیال کیا گیا تھا لیکن چند سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مزید ترقی دے کر ثابت کر دکھایا کہ

یہ ہال بھی ناکافی ہے اور اب اس سے بھی بڑے ہال کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت سے ہمیں یہ حکم ہے کہ وَسِّعْ مَكَانَكَ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۴۱) یعنی یہ کہ ہم اپنے مکانوں کو وسیع کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ ہم اس خدائی حکم کی تعمیل میں پہلے سے زیادہ وسیع عمارتیں بناتے ہیں لیکن ہر سال ہی جب جلسہ سالانہ آتا ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ بھی ناکافی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ ''میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!'' بڑا ہی پیارا جملہ ہے جس سے ہمیں مخاطب کیا گیا ہے اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ہمارے لئے من جانب اللہ سرسبزی و شادابی ہی مقدر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا ثبوت دیتا چلا آرہا ہے۔ گزشتہ سال جب حالات بظاہر پریشان کن تھے میں نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعا کی۔ صبح کے وقت الہام ہوا۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ یہ ایک بہت بڑی تسلی تھی جو اُس وقت دی گئی اور ساتھ ہی جماعت کی مزید ترقی کے پیش نظر مکانوں کو وسیع کرنے کا حکم دیا گیا۔

اس امر کو ایک تازہ مثال سے واضح کرتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کس طرح ہمیں اپنی برکتوں اور کامیابیوں سے نواز رہا ہے حضور نے فرمایا گوٹن برگ میں جب مَیں نے مسجد کی بنیاد رکھی تو اس سے اگلے روز چودہ یوگوسلاوین دوست بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد جب میں وہاں سے واپس آیا تو کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن نے فون پر اطلاع دی کہ سویڈن کے ایک اَور شہر میں رہنے والے یوگوسلاوین باشندوں نے گلہ کیا ہے کہ ہمیں تبلیغ کیوں نہیں کی گئی۔ ہمارے بعض رشتہ دار احمدی ہو چکے ہیں۔ میں نے کمال یوسف صاحب سے کہا کہ تم فوراً وہاں جاؤ اور اُن سے ملو۔ چنانچہ امام کمال یوسف مبلّغ سویڈن منیر الدین احمد ہمارے یوگوسلاوین بھائی شعیب موسیٰ اور عزّت اولی وِچ وہاں گئے۔ اُس روز وہاں ایک ٹورنامنٹ تھا اور لوگ وہ ٹورنامنٹ دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ ان کی صرف سات آدمیوں سے ملاقات ہوسکی ساتوں نے بیعت فارم پُر کر دیئے اور مزید بیعت فارم بھی لے لئے تاکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی فارم پُر کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرسکیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا الغرض یہ دنیا تو عارضی ہے۔ اصل اور پائیدار زندگی وہ ہے

جو مرنے کے بعد شروع ہوگی ہمیں چاہیئے کہ اس دنیا میں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں اور اس دنیا کے ساتھ ساتھ اخروی جہان کے انعاموں کے وارث بنیں۔

دوست یہ دعا بھی کریں کہ مجھے فلو سے آرام آجائے اور انسان کو اس کی دوا بھی مل جائے جو ابھی تک دریافت نہیں ہوسکی۔

اس کے بعد حضور انور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح لندن کے مقامی احباب ہی نہیں بلکہ انگلستان کے دور ونزدیک مقامات سے آئے ہوئے احباب حضور کے روح پرور ارشادات سے مستفیض ہوئے اور حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۵؍نومبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۲، ۵)